مهدی کذاب

شکیل بن حنیف

تالیف: مفتی اسعد قاسم سنبھلی

پر

شکیل کے اعتراضات

کا علمی محاسبہ

ترتیب: مفتی اسعد قاسم سنبھلی

دس بارہ سال قبل راقم سطور نے ''امام مہدی----- شخصیت وحقیقت'' کے عنوان سے جو کتاب تصنیف کی تھی۔ وہ اپنے علمی مباحث، تحقیق وجامعیت اور اچھوتے اسلوب کی بناء پر اتنی مقبول ہوئی کہ اب تک اس کے نہ جانے کتنے ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں اور ملک کے طول وعرض میں ہر جگہ اس کی مانگ بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ علماء وطلباء اس موضوع پر برابر استفسار کرتے ہیں۔ بہی خواہان امت مسلسل سوالات کرتے ہیں اور موضوع سے متعلق کوئی نہ کوئی تحریر راقم کے پتہ پر آتی رہتی ہے ایسا ہی ایک خط چار سال قبل اسے مہاراشٹر سے موصول ہوا جس میں مرسل نے نہ صرف شکیل کی طرف متوجہ کیا بلکہ باصرار اس کی کتاب کا تجزیہ بھی ضروری قرار دیا ہم نے ازاول تا آخر جب اسکی تحریر پڑھی تو محسوس ہوا کہ اس میں ایسی پیچیدگی اور پر فریب مغالطے ہیں، جن کی صحیح گرفت وہی شخص کرسکتا ہے جس کا اس موضوع پر خوب مطالعہ ہو اور امام مہدی سے متعلق کوئی تحقیقی کام بھی کر چکا ہو چنانچہ راقم نے اپنی دینی ذمہ داری سمجھ کر اس کا پوسٹ مارٹم کرنا شروع کیا اور چند ماہ کی جزوی محنت کے بعد الحمدللہ بڑا معقول جواب تیار ہو گیا۔ جن مخلصوں کے حکم پر یہ کام کیا تھا انھیں اتنی جلدی تھی کہ طباعت کا بھی انتظار نہ کیا اور کتاب کو فوراً نیٹ پر ڈال دیا۔

دو سال تک مکمل خاموشی رہی اور مدعی کے خیمے سے کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا لیکن ابھی کچھ روز قبل اطلاع ملی کہ ان لوگوں نے گزشتہ مہینہ راقم کی تحریر کا کوئی جواب دیا ہے۔ احقر بقرعید کی چھٹیوں میں اپنے گاؤں میں تھا جو ذرا پسماندہ بستی ہے اور وہاں جدید سہولیات زیادہ دستیاب نہیں ہیں اس لئے پرنٹ آوٹ نکالنے میں کافی تاخیر ہوئی۔ بہر حال مطالعہ شروع کیا کہ دیکھیں کیا لکھا ہے واقعی کوئی معقول جواب ہے یا محض خانہ پوری کی کوشش کی ہے؟ پڑھکر بڑی مایوسی ہوئی، اس میں گالیوں اور بہتان طرازیوں کا ایک انبار نظر آیا لگتا ہے کہ شکیل ہمیں دانت کچکچا کر کوس رہا ہے اور وہ بڑے غصہ اور جھلاہٹ کا شکار ہے ، جب بنا بنایا کھیل بگڑتا ہے تو جھوٹے مدعیوں پر ایسی ہی ہذیانی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ غلام قادیانی اس کی مثال ہے، اس نے بھی علمی محاسبہ پر علمائے دیوبند کو ایسی ہی گالیاں دی تھیں جیسی آج ہمیں شکیل دے رہا ہے اس لئے ہمیں کوئی غم نہیں ہم تو اسی کو اپنے اسلاف کی وراثت سمجھتے ہیں، جب گالیوں سے انبیاء، صحابہ، تابعین، اولیاء اور مجددین نہیں بچے تو ہماری حیثیت کیا ہے یہ تو ہمارے لئے افتخار کا تمغہ ہے کہ ایک گمراہ، جھوٹا اور رئیس الکذابین ہم پر خفا ہے، کیا عجب کہ مولا اسی پر ہماری مغفرت کا فیصلہ کردے۔

ہم نے اپنی کتاب میں امام مہدی کی پندرہ علامتوں کی روشنی میں شکیل کا جائزہ لیا تھا اور عقلی اور نقلی دلائل دیکر بتلایا تھا کہ اس کی ذات پر کوئی ایک علامت بھی فٹ نہیں ہوتی۔ شکیل نے سر دست ہمارے اس مدلل تجزیے سے کوئی تعرض نہیں کیا اور صرف ان تمہیدی سطور کو نشانہ بنایا ہے جن میں ہم نے اس کے ذاتی حالات درج کئے تھے یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ دلائل کا جواب اس کے بس کا روگ نہیں، وہ صرف گالیوں کی گردان کر کے اپنا دامن چھڑانا چاہتا ہے ورنہ مفلس وخوشحال ہونے اور ٹرین کے ایک یا تین گھنٹہ لیٹ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم ان لایعنی وفضول اعتراض کا پہلے ذیل میں نمبروار تجزیہ کرتے ہیں پھر شکیل کے جواب کا جائزہ لیکر قارئین کو بتائیں گے کہ وہ بے چارہ کوئی علمی جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے اس لئے بس گرد وغبار اڑا کر اس نے اپنا دل ٹھنڈا کیا ہے۔

(۱) شکیل نے اقتصادی مسائل کا شکار ہونے کا انکار کر کے اپنی آسودگی، قناعت اور استغناء کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ ٹیوشن پڑھانے کا اقرار غربت پر دلالت کرتا ہے یہ عام طور پر مفلوک الحال لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے خوشحال حضرات کا مشغلہ نہیں اور واقف حال لوگوں کا کہنا ہے کہ دہلی میں قیام کے دوران اس نے بڑی کسمپرسی میں وقت گزارا اور جب ترلوک پوری کے اسپتال میں اس کا ٹی بی کا علاج ہوا تو تمام تر خرچ جماعت کے ساتھیوں نے باہمی چندہ کر کے برداشت کیا، قارئین اسی سے شکیل کی اقتصادی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۲) شکیل نے لکھا ہے کہ وہ دہلی میں معاشی جدوجہد کے لئے نہیں آیا بلکہ اس دینی ذمہ داری کے تحت یہاں آیا جس کی تبلیغ کا اسے براہ راست اللہ کی طرف سے ایک نیا نہج عطاء ہوا تھا حالانکہ دہلی میں سوٹ کیس یا ہارڈ ویئر کی دوکان کرنا معاشی جدوجہد ہی کے دائرے میں آتا ہے اس لئے معاشی جدوجہد کو گالی سمجھ کر چڑنا کوئی معقول بات نہیں پھر شکیل کی اس دور میں تبلیغی جماعت سے وابستگی کے سوا کسی بھی مخصوص مذہبی سرگرمی کا پتہ نہیں چلتا جیسا کہ وہاں کے ساتھی بتاتے ہیں اس لئے اب دہلی آمد پر ہجرت کا پردہ ڈالنا بالکل خلاف واقعہ ہے جس کی تردید کے لئے واقف حال لوگ پوری طرح تیار ہیں۔

(۳) ہم نے اپنی کتاب میں شکیل کی بابت کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر کام کرنے کی بات کہی تھی شکیل کا مطالبہ ہے کہ اس ماورائی طاقت کی نشاندہی کی جائے حالانکہ جو شخص ماورائی کے معنیٰ جانتا ہوگا وہ ایسا مطالبہ کبھی نہیں کرسکتا اس کے تو معنیٰ ہی ایسی طاقت کے ہیں جو پس پردہ ہونے کی بناء پر آنکھوں سے دیکھی نہیں جاسکتی اسے صرف قرائن سے سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ علماء نے تاریخ کے تمام گمراہ کن فرقوں کو ایسی ہی طاقتوں کی پیداوار قرار دیا۔ شکیل کے بلند بانگ دعوے اس کے

زبردست تحریکی وسائل اور تیز وطرار معاونین ہر شخص کو اسی نتیجے تک پہونچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

(۴) شکیل نے نبی کریم سے بھی جلاوطن ہونے کی تردید کی ہے اور وہاں کے لوگوں کو اپنا بڑا شیدائی بتلایا ہے۔ حالانکہ اگر یہ دعویٰ درست ہوتا تو پھر اس محلّہ کو چھوڑنے کی کیا ضرورت پیش آئی اور لکشمی نگر کی شدید مخالفت کے بعد محلّہ نبی کریم میں اس نے دوبارہ قیام کیوں نہ کیا تاکہ عشاق اور عقیدتمند وہاں تحفظ فراہم کرتے اور اس خصوصی نہج کی بھی تبلیغ ہوتی رہتی لیکن ایسا کچھ نہ ہوا بس شکیل ایک سائڈ کو چھوڑ کر لکشمی نگر کی دوسری سائڈ میں چلا گیا جہاں اہل کفر کا غلبہ ہے اس لئے شکیل کا دعویٰ بالکل غلط ہے اور دہلی کے بہت سارے مخلصین جلاوطنی کی گواہی دینے کو تیار ہیں۔

(۵) راقم نے ذاتی حالات کے ضمن میں لکھا تھا کہ محلّہ نبی کریم میں کچھ مالی پوزیشن مستحکم ہوئی یہاں کچھ کا لفظ مطلق استحکام کی نفی کرتا ہے اس لئے شکیل کا اعتراض بالکل لغو اور مہمل ہے مطلب یہ تھا کہ وہ بالکل قلاش نہیں رہا بلکہ تھوڑی سی کمر سیدھی ہوگئی لیکن دست سوال اسی طرح دراز رہا۔ لکشمی نگر کے تمام متعلقین اس کی گواہی دینے کو تیار ہیں۔

(۶) ہم نے شکیل کی بابت لکھا تھا کہ اس نے غربت وافلاس کا مظاہرہ کیا شکیل نے اس کا انکار کرکے اپنے توکل اور خودداری کے گیت گائے ہیں جو ہرگز قابل قبول نہیں کیونکہ ان تمام باتوں کے چشم دید گواہ ابھی لکشمی نگر میں موجود ہیں اور وہ اس کی بھی گواہی دینے کو تیار ہیں۔

(۷) شکیل نے رمیش پارک کی بڑی مسجد میں معافی مانگنے کے واقعہ کو بھی جھٹلایا جب کہ یہ واقعہ مساجد کے تمام ائمہ، علاقہ کے علماء اور تبلیغی جماعت کے بہت سارے ذمہ داروں کے سامنے پیش آیا جہاں شکیل نے اپنا دماغ ماؤف ہونے کی صراحت کرکے دعوائے مہدیت سے دست برداری کا اعلان کیا تھا۔ عینی شاہدین اس کی بھی گواہی دینے کو تیار ہیں۔

(۸) بڑی مسجد کی میٹنگ کی بابت یہ بھی تحریر کیا گیا تھا کہ جب شکیل سے مہدویت کے بارے میں باز پرس کی گئی تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا شکیل اس کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ گول مول بات کہہ کر حقائق کو چھپانا آئیں بائیں شائیں کہلاتا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں کہ اگر شکیل عشاء کے فوراً بعد ہی اپنے دعویٰ کی تصدیق کردیتا تو یہ میٹنگ آدھی رات تک کیوں چلتی۔ واقعہ یہی ہے کہ مسجد کے نمازی اس کے دعویٰ پر بپھرے ہوئے تھے اور وہ بہرصورت حقائق کو جاننا چاہتے تھے لیکن تمام کوششوں کے باوجود بھی جب شکیل نے حقیقت کا اعتراف نہ کیا تو پھر انکی ایمانی حمیت بھڑک اٹھی اور شکیل کی تادیب کی گئی جس کے نتیجہ میں اس نے حقیقت کو اگل دیا اور ذمہ داروں نے پھر کوئی مہلت دیئے بغیر فوراً اسے دہلی بدر کردیا ساری

صورتحال یہ بتاتی ہے کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور یہی چیز اہل لغت کے یہاں آئیں بائیں شائیں ہوتی ہے اس پر اتنا برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۹-۱۰-۱۱-۱۲) اسی طرح شکیل نے ریلوے اسٹیشن سے واپسی، والد سے بدسلوکی، دعوائے مہدیت کے بعد اہل خانہ سے نا چاقی اور مقامی ذمہ داروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے سے بھی انکار کیا ہے یہاں بھی شکیل کی تمام باتیں غلط ہیں۔ اس کی کذب بیانی اور ہماری صداقت پر مسجد ایک مینار کے ذمہ داران گواہی دینے کو تیار ہیں۔ ہم نے انھیں کی اطلاع پر یہ تمام باتیں لکھی تھیں-----------ان تمام صراحتوں کے بعد بھی اگر شکیل اپنے موقف پر اصرار کرتا ہے تو وہ لکشمی نگر میں آ کر مجمع عام میں اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرے۔ بھائی محمد شہود اوران کے ساتھی اس کے خلاف دلائل فراہم کر دیں گے شکیل کو چاہئے کہ وہ فوراً یہ چیلنج قبول کرے تا کہ حق و باطل کا فیصلہ جلد ہو۔ یاد رہے کہ محمد شہود شکیل کے بڑے قریبی دوست رہ چکے ہیں اور مہدویت کے دعوے کے بعد شکیل صاحب نے انھیں اپنے ساتھ ملانے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق کا منصب دینے کی پیش کش کی تھی۔

شکیل نے ہمیں بار بار حسد و بغض کا مریض بتلایا ہے حالانکہ قارئین جانتے ہیں کہ حسد و بغض رقیبوں کی خصلت ہے اور یہ ہم مشغلہ لوگوں میں پایا جاتا ہے شکیل سے ہماری نہ کوئی رشتہ داری ہے نہ ہم اس کی طرح مہدویت کے دعویدار ہیں اور نہ کبھی اس کی شراکت میں ہماری جائیدادیں تقسیم ہوئیں ہیں تو یہاں حسد و بغض کا آخر سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے اور قارئین کیا اس بے تکے الزام پر اسے مظلوم سمجھ لیں گے!! یہ شخص غصہ میں سب کچھ بھول گیا اور اس نے ہمیں سفیانی ہونے کی گالی تک دے ڈالی جو امام مہدی کا اولین دشمن ہوگا اس پھبتی پر شکیل بڑا خوش ہے کہ اس نے تنابز بالالقاب کا ارتکاب کر کے بہت بڑا تیر مار دیا حالانکہ یہ غلام احمد قادیانی کا شیطانی حربہ ہے وہ بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے مخالف علماء کو دجال کہتا تھا، شکیل بھی ہماری بابت جھوٹ و بہتان کی گردان کر کے ''چور مچائے شور'' کے طریقے پر سچا بننا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مہدویت کا جھوٹا دعویٰ کر رہا ہے۔ ارشاد ربانی ہے **ومن اظلم ممن افتریٰ علیٰ اللہ کذبا -او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شئی** (مائدہ/۹۴) اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے اور یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی اتری ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی نہیں اترا، دینی ذمہ داری کی سپردگی اور نہج کی تبدیلی کا دعویٰ کرنے والا ہی اس آیت کا مصداق ہے جو آج چاہے کتنی ہی کٹ حجتی کر لے لیکن وہ

اللہ کی پکڑ سے قیامت میں کبھی نہیں بچ سکتا۔ شکیل قرآن وحدیث سے رخ موڑ کر اب انجیل میں جھانک رہا ہے اور ادھر ادھر سے گرد وغبار اڑا کر جواب دہی سے بچنا چاہتا ہے حالانکہ ہماری پندرہ علامتوں نے اسے کٹھرے میں بند کر دیا ہے جس سے نکلنے کی ہمت نہیں میں سکت نہیں اس لئے وہ بس گالیوں کا ہی سہارا لے رہا ہے جو دلائل سے تہی دست لوگوں کا شیوہ ہے لیکن مقام حیرت ہے کہ اس بدحواسی کو اس کا مرید رضی اور بشارت امتیازی صلاحیت قرار دے رہا ہے۔ دلوں پر مہر لگنا اسی کو کہتے ہیں۔

جوابات کے ضمن میں شکیل نے صحیح احادیث پر گفتگو کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ صحاح ستہ کے علاوہ دوسری کتابوں کی احادیث سے استدلال درست نہیں اور شکیل کو نبوی پیشین گوئیوں کا خصوصی فہم عطاء کیا گیا ہے حالانکہ بنیادی طور پر یہ دونوں ہی باتیں کم عقلی کی دلیل ہیں اور کسی مستند عالم نے آج تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا کیونکہ حدیث کا مدار سند پر ہوتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو روایت قابل استدلال ہوگی خواہ وہ صحاح میں نہ پائی جاتی ہو اسی طرح اگر سند میں کوئی خامی ہے تو وہ ضعیف قرار دی جائے گی چاہے صحاح میں موجود ہو چنانچہ صحاح ستہ کی مجموعی اعتباریت کو تسلیم کرنے کے باوجود ترمذی اور ابوداؤد کی بعض سندوں پر کلام کیا گیا ہے اور ابن ماجہ کی کچھ احادیث کو محدثین نے موضوع تک کہا ہے، اس لئے شکیل کا موقف نہ صرف غلط بلکہ علم حدیث سے اس کے کورا ہونے کی بھی دلیل ہے۔

جہاں تک دوسرے تاثر کا سوال ہے تو اسے کوئی معقول آدمی تسلیم نہیں کر سکتا جو شخص قرآن وحدیث کو براہ راست سمجھنے پر بھی قادر نہ ہو اور نہ اس نے کبھی دینی تعلیم حاصل کی ہو وہ حدیث میں کیوں کر ماہر ہو سکتا ہے کیا قانون کی تعلیم کے بغیر حکومت کسی کو سپریم کورٹ میں پریکٹس کی اجازت دے سکتی ہے؟ جہالت کے باوجود مہارت کا دعویٰ کرنا ہی گمراہی کی سب سے بڑی دلیل ہے جو ہمیشہ امت میں فتنے کا سبب بنتا ہے ہم نے امام مہدی کی علامت کے ذیل میں متقدمین و متاخرین علماء کے افادات ہی کو درج کیا ہے جنھیں شکیل ہماری ذاتی رائے قرار دے کر بات کو ہلکا کرنا چاہتا ہے حالانکہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پہلے صحاح ستہ کی کوئی صریح روایت پیش کرے اور تاریخ کے کسی مستند عالم کی وہ رائے بھی پیش کرے جو شکیل کی مہدویت کی تائید کرتی ہو۔ مقام حیرت ہے کہ یہ شخص کس دلیری کے ساتھ براہ راست اللہ تعالیٰ سے دینی ذمہ داری اور تبلیغ کا ایک نیا نہج وصول کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے!! ختم نبوت کے بعد آخر یہ کونسی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے کیا شکیل پر وحی اتری ہے؟ نہج سے کیا مراد ہے اور اس میں تبدیلی کس نوعیت کی ہوئی؟ عجب مصیبت ہے کہ جہاں شکیل علمی طور پر خطرہ محسوس کرتا ہے تو وہاں مکمل حوالہ دینے کے بجائے محض کتاب کا نام لیکر آگے بڑھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تفصیل

کی گنجائش نہیں اور میں فلاں مقام پر اس کی وضاحت کر چکا ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ ولادت کے دعوے میں اس نے بخاری و مسلم کا بالکل غلط حوالہ دیا ہے۔

اس کے ساتھ شکیل نے بلا ضرورت علم غیب کو موضوع بنا کر قارئین کو الجھانے کی کوشش کی ہے ہم نے نہ علم غیب کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ہی علامت کو خود بیٹھ کر گھڑا ہے وہ سب نبوی پیشین گوئیاں ہیں جن کی وضاحت ہم نے اکابر کے فرمودات کی روشنی میں ایسے دوٹوک اسلوب میں کر دی ہے۔ جس کے بعد اب کسی طالع آزما کے لئے جھوٹے دعوے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ یہی ہمارا وہ جرم ہے جسے یہ لوگ معاف کرنے کو تیار نہیں اور راقم کے خلاف ہر قسم کے اقدامات کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں یہ اللہ کی نصرت اور اس کی مدد ہی تو ہے کہ جیسے ہی شکیل نے ہم پر گالیوں کی بوچھار کی نیٹ پر فوراً دار العلوم دیو بند کا فتویٰ آ گیا جس میں شکیل اور اس کے ماننے والوں کو کافر و مرتد قرار دیا گیا ہے۔

بہر حال شکیل کروڑ پتی ہو یا قلاش، خوددار ہو یا لالچی، بزدل ہو یا بے باک، قابل ہو یا کند دماغ، دہلی سے جلا وطن ہو یا ممبئی سے اور بذات خود طالع آزما ہو یا باطل طاقتوں کا ایجنٹ!! ہمیں ان ضمنی بحثوں میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہم تو صرف اس سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات چاہتے ہیں:

(۱) وہ اپنے دعوائے مہدی و مسیح کی قرآن و حدیث سے کوئی صریح دلیل پیش کرے اور اپنی تائید میں ان علماء کا بھی حوالہ دے جنھوں نے آیت یا حدیث کی وضاحت شکیل کی منشا کے مطابق کی ہو، تنہا اس کے دعوے سے کام نہیں چلے گا۔

(۲) اگر وہ اپنے آپ کو واقعتاً مہدی سمجھتا ہے تو پھر چلمن کے اندر چھپا کیوں بیٹھا ہے؟ کیا بیعت کے بعد امام مہدی کے چھپنے کی وہ کوئی حدیث صحاح ستہ سے پیش کر سکتا ہے؟

(۳) اللہ تعالیٰ نے شکیل کو کس طرح دینی ذمہ داری سونپی اسے کس طرح نہج کی تبدیلی کا علم دیا؟ شکیل اس ذریعہ کی تعیین کرے۔

(۴) ہم نے امام مہدی کی پندرہ علامتوں کے ذریعہ شکیل کا محاسبہ کیا تھا وہ ان کا نمبر وار جواب دینے سے کیوں بھاگ رہا ہے؟ وضاحت کرے۔

(۵) تمام دینی جماعتوں، عربی مدارس اور علمی ڈگریوں کو شکیل قرن اول میں موجود نہ ہونے کی بناء پر ٹھکرا دیتا ہے تو پھر وہ صحاح ستہ کو کس بنیاد پر تسلیم کر رہا ہے کیا وہ اس زمانہ میں موجود تھیں؟

(۶) اگر تم صحت کی بناء پر صحاح ستہ معتبر اور دوسری کتابیں ناقابل قبول ہیں تو مؤطا امام مالک سب سے زیادہ معتبر ہونی چاہئے کیونکہ وہ تو صحاح ستہ سے بھی مقدم ہے اب شکیل بتائے کہ مؤطا امام مالک کی کون کون سی احادیث سے وہ اپنی مہدویت اور مسیحیت ثابت کرسکتا ہے؟

(۷) مسلم شریف کے حوالہ سے شکیل نے دعویٰ کیا ہے کہ امام مہدی کی مخالفت اسی امت کے لوگ کریں گے وہ لفظ مہدی کی صراحت کے ساتھ اس حدیث کا حوالہ نقل کرے۔

(۸) شکیل نے بخاری ومسلم کے حوالہ سے کہا ہے کہ حضورﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے وہ دونوں کتابوں سے اس حدیث کا حوالہ بھی نکال دے اور وہ یہ بتائے کہ وہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہونگے جو حضورﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے یا کوئی اور؟ اگر وہی ہیں تو وہ دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے؟ ان کی روح آئیگی یا جسم بھی؟ جسم کے نزول کا تو شکیل منکر ہے تو ظاہر ہے کہ اب روح ہی بچتی ہے جسے کوئی دوسرا جسم چاہئے، کیا شکیل اس دعوے کی کوئی دلیل دے سکتا ہے؟ جو خالص بت پرستوں کا عقیدہ ہے اور امت تناسخ کی ہر دور میں تردید کرتی رہی ہے۔

(۹) اگر وہ نبی اسرائیلی نبی نہیں کوئی دوسرے عیسیٰ ہیں تو شکیل صحاح ستہ سے ایسی حدیث پیش کرے جس میں حضورﷺ نے مستقبل میں کسی اور عیسیٰ کے پیدا ہونے کی اطلاع دی ہو۔

(۱۰) شکیل اور اس کے چیلوں نے علم حدیث سے اپنی گہری واقفیت اور ہماری کم علمی کا بڑا شور مچایا ہے کیا وہ اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے ہم سے دوبدو گفتگو کرسکتا ہے؟ ہم اسے سرعام مناظرہ کا چیلنج دیتے ہیں اگر ہمت ہے تو وہ میدان میں آکر اپنی صداقت ثابت کرے ہم اس کے کذب پر انشاء اللہ دلائل کا ڈھیر لگادیں گے۔

جواب کا منتظر

(مفتی) اسعد قاسم سنبھلی

۲۷/ذی الحجہ ۱۴۳۴ ہجری